

ابو تراب اور سید العرب کے مصطفوی القاب

<?xml encoding="UTF-8?>



بَابُ فِي تَلْقِيْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ بِأَبِي تَرَابٍ وَ سَيِّدِ الْعَرَبِ

(ابو تراب اور سید العرب کے مصطفوی القاب)

۱۲۴. عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ : مَا كَانَ لِعَلِيِّ إِسْمٍ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَبِي التَّرَابِ وَ إِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ إِذَا دُعِيَ بِهَا فَقَالَ لَهُ : أَخْبِرْنَا عَنْ قِصَّتِهِ. لَمْ سُمِّيَ أَبَا تَرَابٍ؟ قَالَ : جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ فَاطِمَةَ، فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ. فَقَالَ أَيْنَ ابْنِ عَمِّكَ؟ فَقَالَتْ : كَانَ بَيْنِي وَ بَيْنَهُ شَيْئٌ. فَغَاصْبَنِي فَخَرَجَ فَلَمْ يَقْلُ عِنْدِي. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِإِنْسَانٍ : انْظُرْ أَيْنَ هُوَ؟ فَجَاءَ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ. فَجَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ مُضْطَجِعٌ قَدْ سَقَطَ رِدْأُوهُ عَنْ شِقِّهِ فَأَصَابَهُ تَرَابٌ. فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَ يَقُولُ : قُمْ أَبَا التَّرَابِ. قُمْ أَبَا التَّرَابِ! مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ هَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

”حضرت ابو حازم حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ابو تراب سے بڑھ کر کوئی نام محبوب نہ تھا، جب ان کو ابو تراب کے نام سے بلایا جاتا تو وہ خوش ہوتے تھے۔ راوی نے ان سے کہا ہمیں وہ واقعہ سنائیے کہ آپ رضی اللہ عنہ کا نام ابو تراب کیسے رکھا گیا؟ انہوں نے کہا ایک دن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ گھر میں نہیں تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : تمہارا چچازاد کہاں ہے؟ عرض کیا میرے

اور ان کے درمیان کچھ بات ہوگئی جس پر وہ خفا ہو کر باہر چلے گئے اور گھر پر قیلولہ بھی نہیں کیا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی شخص سے فرمایا : جاؤ تلاش کرو وہ کہاں ہیں؟ اس شخص نے آکر خبر دی کہ وہ مسجد میں سو رہے ہیں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا کہ وہ لیٹے ہوئے ہیں جبکہ ان کی چادر ان کے پہلو سے نیچے گر گئی تھی اور ان کے جسم پر مٹی لگ گئی تھی، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ہاتھ مبارک سے وہ مٹی جھاڑتے جاتے اور فرماتے جاتے : اے ابو تراب (مٹی والے)! اٹھو، اے ابو تراب اٹھو۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔“

الحديث رقم ۱۲۴ : أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المساجد، باب نوم الرجال في المسجد، ۱ / ۱۶۹، الحديث رقم : ۴۳۰، و البخاري في الصحيح، كتاب الاستئذان، باب القائلة في المسجد، ۵ / ۲۳۱۶، الحديث رقم : ۵۹۲۴، و مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل علي بن أبي طالب، ۴ / ۱۸۷۴، الحديث رقم : ۲۴۰۹، و البيهقي في السنن الكبرى، ۲ / ۴۴۶، الحديث رقم : ۴۱۳۷، و الحاكم في معرفة علوم الحديث، ۱ / ۲۱۱.

۱۲۵. عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَيَّ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فَقَالَ : هَذَا فُلَانٌ، لِأَمِيرِ الْمَدِينَةِ، يَدْعُو عَلِيًّا عِنْدَ الْمَنَبْرِ، قَالَ : فَيَقُولُ مَاذَا؟ قَالَ : يَقُولُ لَهُ : أَبُوتَرَابٍ، فَصَحِكَ. قَالَ : وَاللَّهِ مَا سَمَاهُ إِلَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، وَمَا كَانَ وَاللَّهِ لَهُ اسْمٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْهُ، فَاسْتَطَعَمْتُ الْحَدِيثَ سَهْلًا، وَ قُلْتُ : يَا أَبَا عَبَّاسٍ، كَيْفَ ذَلِكَ؟ قَالَ : دَخَلَ عَلِيٌّ عَلَيَّ فَاطِمَةَ ثُمَّ خَرَجَ، فَاضْطَجَعَ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : أَيُّنَ ابْنِ عَمِّكَ؟ قَالَتْ : فِي الْمَسْجِدِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ، فَوَجَدَ رِذَاءَهُ قَدْ سَقَطَ عَنْ ظَهْرِهِ، وَ خَلَصَ التُّرَابُ إِلَيَّ ظَهْرَهُ، فَجَعَلَ يَمْسَحُ التُّرَابَ عَنْ ظَهْرِهِ فَيَقُولُ : اجْلِسْ أَبَاتَرَابٍ. مَرَّتَيْنِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”حضرت ابو حازم بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے اس وقت کے حاکم مدینہ کی شکایت کی کہ وہ برسرِ منبر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہتا ہے۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے پوچھا : وہ کیا کہتا ہے؟ اس شخص نے جواب دیا کہ وہ ان کو ابو تراب کہتا ہے۔ اس پر حضرت سہل رضی اللہ عنہ ہنس دیئے اور فرمایا، خدا کی قسم! ان کا یہ نام تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکھا تھا اور خود حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی کوئی نام اس سے بڑھ کر محبوب نہ تھا۔ میں نے حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے اس سلسلے کی پوری حدیث سننے کی خواہش کی، میں نے عرض کیا : اے ابو عباس! واقعہ کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا : ایک روز حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گھر تشریف لے گئے اور پھر مسجد میں آکر لیٹ گئے، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا : تمہارا چچا زاد کہاں ہے؟ انہوں نے عرض کیا : مسجد میں ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں ان کے پاس تشریف لے گئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا کہ چادر ان کے پہلو سے سرک گئی تھی اور ان کے جسم پر دھول لگ گئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی پشت سے دھول جھاڑتے جاتے اور فرماتے جاتے اٹھو، اے ابو تراب! اٹھو، اے ابو تراب۔ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔“

الحديث رقم ۱۲۵ : أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب مناقب علي بن أبي طالب، ۳ / ۱۳۵۸، الحديث رقم : ۳۵۰۰، و ابن حبان في الصحيح، ۱۵ / ۳۶۸، الحديث رقم : ۶۹۲۵، و الطبراني في المعجم الكبير، ۶ / ۱۶۷، الحديث رقم : ۵۸۷۹، و الروياني في المسند، ۲ / ۱۸۸، الحديث رقم : ۱۰۱۵، و الشيباني في الأحاد و المثاني، ۱

۱۵۰ / الحديث رقم : ۱۸۳، و البخاري في الأدب المفرد، ۱ / ۲۹۶، الحديث رقم : ۸۵۲، و المباركفوري في تحفة الأحوذى، ۱۰ / ۱۴۴.

۱۲۶. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ : أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ وَ عَلِيٌّ سَيِّدُ الْعَرَبِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : میں تمام اولادِ آدم کا سردار ہوں اور علی عرب کے سردار ہیں۔ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔“

الحديث رقم ۱۲۶ : أخرجه الحاكم في المستدرک، ۳ / ۱۳۳، الحديث رقم : ۴۶۲۵، و الطبراني في المعجم الأوسط، ۲ / ۱۲۷، الحديث رقم : ۱۴۶۸، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۹ / ۱۱۶.

۱۲۷. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : اُدْعُوا لِي سَيِّدَ الْعَرَبِ فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَسْتُ سَيِّدَ الْعَرَبِ؟ قَالَ : أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ وَعَلِيٌّ سَيِّدُ الْعَرَبِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : میرے پاس سردارِ عرب کو بلاؤ۔ میں نے عرض کیا : یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ عرب کے سردار نہیں؟ فرمایا : میں تمام اولادِ آدم کا سردار ہوں اور علی عرب کے سردار ہیں۔ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔“

الحديث رقم ۱۲۷ : أخرجه الحاكم في المستدرک، ۳ / ۱۳۴، الحديث رقم : ۴۶۲۶، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۹ / ۱۳۱، و أبونعيم في حلية الأولياء، ۱ / ۶۳.

۱۲۸. عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : يَا أَنْسُ إِنِّطَلِقْ فَادْعُ لِي سَيِّدَ الْعَرَبِ يَعْني عَلِيًّا فَقَالَتْ عَائِشَةُ : أَلَسْتُ سَيِّدَ الْعَرَبِ؟ قَالَ : أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ وَعَلِيٌّ سَيِّدُ الْعَرَبِ، فَلَمَّا جَاءَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ الْأَنْصَارِ فَأَتَوْهُ فَقَالَ لَهُمْ : يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ! أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَيَّ مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ؟ قَالُوا : بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ : هَذَا عَلِيٌّ فَأَحْبُّوهُ بِحَبِّي وَكَرِّمُوهُ لِكِرَامَتِي فَإِنَّ جِبْرِيلَ أَمَرَنِي بِالَّذِي قُلْتُ لَكُمْ عَنِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْمَعْجَمِ الْكَبِيرِ.

”امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : اے انس! میرے پاس عرب کے سردار کو بلاؤ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، کیا آپ عرب کے سردار نہیں؟ فرمایا : میں تمام اولادِ آدم کا سردار ہوں اور علی عرب کے سردار ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی کے ذریعے انصار کو بلا بھیجا جب وہ آ گئے تو فرمایا : اے گروہ انصار! میں تمہیں وہ امر نہ بتاؤں کہ اگر اسے مضبوطی سے تھام لو تو میرے بعد کبھی گمراہ نہ ہو گے۔ لوگوں نے عرض کیا : یا رسول اللہ! ضرور ارشاد فرمائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : یہ علی ہے تم میری محبت کی بنا پر اس سے محبت کرو اور

میری عزت و تکریم کی بنا پر اس کی عزت کرو، جو میں نے تم سے کہا اس کا حکم مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے جبرائیل علیہ السلام نے دیا ہے۔ اس حدیث کو طبرانی نے ”المعجم الكبير“ میں روایت کیا ہے۔“

الحديث رقم ۱۲۸ : أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۳ / ۸۸، الحديث رقم، ۲۷۴۹، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۹ / ۱۳۲، و أبو نعيم في حلية الأولياء، ۱ / ۶۳.

۱۲۹. عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ : جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَائِمٌ فِي التُّرَابِ، فَقَالَ : إِنَّ أَحَقَّ أَسْمَائِكَ أَبُو تُرَابٍ، أَنْتَ أَبُو تُرَابٍ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ.

”حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ مٹی پر سو رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : تو سب ناموں میں سے ابو تراب کا زیادہ حق دار ہے تو ابو تراب ہے۔ اس حدیث کو طبرانی نے ”المعجم الاوسط“ میں روایت کیا ہے۔“

الحديث رقم ۱۲۹ : أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۱ / ۲۳۷، الحديث رقم : ۷۷۵، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۹ / ۱۰۱.

۱۳۰. عَنْ عَمَارِ بْنِ يَاسِرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِأَبِي تُرَابٍ، فَكَانَتْ مِنْ أَحَبِّ كُنَاهُ إِلَيْهِ. رَوَاهُ الْبَزَّازُ.

”حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ابو تراب کی کنیت سے نوازا۔ پس یہ کنیت انہیں سب کنیتوں سے زیادہ محبوب تھی۔ اس حدیث کو بزار نے روایت کیا ہے۔“

الحديث رقم ۱۳۰ : أخرجه البزار في المسند، ۴ / ۲۴۸، الحديث رقم : ۱۴۱۷، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۹ / ۱۰۱